رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی
سُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

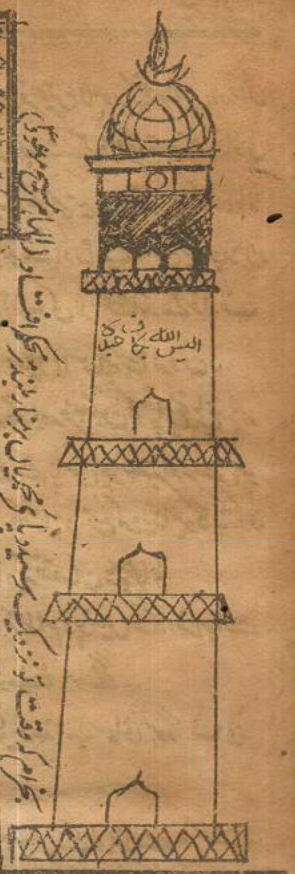

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمقام خلافت لائبریری ربوہ سے اسلم احمد کی کاپی

ایڈیٹر و پروپرائیٹر قاسم علی

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۷-۴۸

عامۂ خلائق کی اطلاع کے لئے یہ امر مشتہر کیا جاتا ہے کہ رسالہ ہذا ہر ایک جمعرات کو ضرور شائع ہوگا اور ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے بجائے قیمت اداکرنے کے اشتہارات کی اشاعت احباب کی خدمت میں بھیجی جائے گی

دارالامان کی خبریں

۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر پانچ روز احمدیہ جماعت کا سالانہ جلسہ خدا کے مقرر کردہ مرکز قادیان دارالامان میں ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دو تقریریں مردوں اور دو عورتوں میں قرار پائی ہیں۔ علاوہ ازیں شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری۔ سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل مولانا محمد سرور شاہ صاحب مولانا حافظ روشن علی صاحب بھی تقریر فرمادیں گے۔ احباب اپنے غیر مبایع و غیر احمدی اقرباء و احباد کو بھی اس میں شامل کرنے کی تحریک کریں۔

احمدی جنتری ۱۹۱۸ء کی احمدی جنتری جو نئے نئے معلومات پر حاوی ہے جس کی کہ سلسلہ کے ہر ایک دوست کو ہر وقت ضرورت پڑتی ہے مکرمی شیخ محمد یامین صاحب احمدی تاجر کتب قادیان نے مرتب کرکے طبع کرائی ہے جو جلد ہی شائع ہوگی

انگلستان میں تبلیغ اسلام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس ملک میں تبلیغ اسلام کا کام روز بروز ترقی پکڑ رہا ہے ایک نوجوان مسٹر ولسن نام جن کے مسلمان ہونے کی خبر پہلے اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ انکی ملاقات سے ایک لیڈی کو تبلیغ کا موقعہ ملا جس نے اسلام قبول کیا پہلا نام مس ڈورا ولس ہے اسلامی نام سعیدہ رکھا گیا۔ اس لیڈی نے عربی زبان بھی سیکھنی شروع کی ہے حضرت مفتی صاحب تبلیغ کے واسطے لسٹر۔ آکسفورڈ اور سوتھ سی گئے ہیں جہاں سے کامیابی کی خبریں آرہی ہیں۔ مفصل انشاء اللہ اگلی ڈاک میں لکھا جائے گا۔

قاضی عبداللہ عفی عنہ
۹ر اکتوبر ۱۹۱۷ء

عظیم الشان خوشخبری

(انگلستان میں چھپہ اور نومسلم)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے شہر لسٹر آکسفورڈ اور سوتھ سی کا دورہ کیا اور تائید اسلام پر لیکچر دیئے جو بہت مقبول ہوئے تین جنٹلمین اور تین لیڈیاں مشرف باسلام ہوئیں پہلے نام مسٹر اور فی۔ مسٹر فوکنال۔ مسٹر بائین مسٹر کراکسفورڈ۔ مس فیلمنگ۔ مسز بیکر تھے اسلامی نام عبدالرحیم۔ فرحت۔ جنید سلیم۔ مدحت۔ کبریٰ رکھے گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اس سفر کو بہت بابرکت کیا۔ لنڈن میں بھی کئی لوگ زیر تبلیغ ہیں مباحثات لیکچروں۔ ملاقاتوں اور خط و کتابت کا سلسلہ روز افزوں ہے۔ اللہم زد۔

از سٹار سٹریٹ ۴۷ لنڈن ڈبلیو ۲
خاکسار قاضی عبداللہ عفی عنہ

۱۰ر جنوری ۱۹۱۸ء کا پرچہ آئندہ سال کے لئے وی پی ارسال ہوگا احباب واپس نہ فرمادیں۔ (ایڈیٹر)

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام میں ایم قاسم علی کے چھپکر شائع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ حسن نظامی سے مباہلہ منظور

خواجہ حسن نظامی دہلوی نے جسے اور جس کے رفقاء کو ہم خوب جانتے ہیں کچھ عرصہ سے سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھنا شروع کیا ہے محرم کے نظام المشائخ میں ایک نہایت بیباکانہ مضمون لکھا ہے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نازیبا لکھا ہے پھر حضرت فضل عمر کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے مگر وہ مباہلہ سنت رسول اللہ کے مطابق نہیں بلکہ یہ کہ میں اجمیر کے درگاہ کے پاس کھڑا ہو کر چند کلمات کہونگا اور میرا مخالف (خاک بدہنش) ایک گھنٹہ کے اندر ہلاک ہو جائیگا

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کا جواب لکھا ہے جسمیں سب سے پہلے تو ان اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے ہیں جو حسن نظامی نے حضرت مسیح موعود کی ذات قدسی صفات پر کئے آپ نے اسے سمجھایا ہے۔ کہ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ امام حسینؓ سے افضل ہیں مگر صد حسین است در گریبانم سے یہ استدلال تمہاری جہالت کا بین ثبوت ہے اور مغل و فارسی الاصل ہونے کا طعنہ بھی ٹھیک نہیں کہ تمام سادات حسینی ایک فارسی الاصل خاتون کی اولاد ہیں پھر بتایا ہے کہ مباہلہ میں تو خدا سے جھوٹے کے لئے عذاب کی درخواست کیجاتی ہے یہ نہیں ہوتا کہ مباہلہ کرنے والا اپنی باطنی قوت کے اپنے اختیار کے ساتھ دوسرے کو ہلاک کر دے دیکھو کفار ہمیشہ رسولوں کو یہ کہتے رہے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہمیں ہلاک کیوں نہیں کر دیتے اور وہ اس مطالبہ کے جواب میں بھی یہی کہتے رہے ہیں کہ ہمارا اختیار نہیں کہ عذاب لائیں۔ عذاب لانا تو اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے تو وہ کیوں ان دشمنان دین کو فوراً ہلاک کر کے ان کے اس دیرینہ اعتراض کو دور نہ کر دیتے۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کون اللہ تعالیٰ کا مقبول اور صاحب کمال ہو سکتا ہے مگر آپکی نسبت بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل انی علی بینۃ من ربی وکذبتم بہ ما عندی ما تستعجلون بہ ان الحکم الا للہ یقص الحق وھو خیر الفاصلین ۵ قل لو عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم واللہ اعلم بالظٰلمین ط انعام ۱۳

عذاب اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے وہی عذاب دیتا ہے اور اسی وقت دیتا ہے جب وہ مناسب سمجھتا ہے سوائے مباہلہ کے کہ اسکے لئے اسکی سنت ہے کہ عام طور پر اکیلا میں عذاب نازل ہو جاتا ہے۔ مگر مجھے قرآن کریم میں اور سنت انبیاء میں اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ میں آپ سے اژدہوں چیتوں اور بلیوں کی طرح کسی غیبی تصرف کا مقابلہ کروں ہاں آپ کو اجازت ہے آپ اپنی طاقت کو جس طرح چاہیں آزمالیں مگر اسکا نام مباہلہ نہیں ہو سکتا۔ آجتک امۃ اسلامیہ کے کسی امام نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ مباہلہ کا اثر فوراً ہونا چاہئے بلکہ جیسا کہ ثابت ہے ایک سال کی شرط سب تسلیم کرتے چلے آئے ہیں

غرض خواجہ صاحب نے جو طریق فیصلہ پیش کیا ہے۔ وہ خلاف شریعت خلاف عقل اور یکطرفہ ہے اسلئے ایک مسلمان اور جسے خدا تعالیٰ نے عقل سلیم دی ہو اسے ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا ہاں جو طریق قرآن کریم کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تجربہ صلحاء امت سے ثابت ہے اسکے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے میں اور میری جماعت ہر وقت طیار ہے اور وہ طریق مباہلہ ہے اور شرائط مباہلہ یہ ہیں۔

شرائط مباہلہ

اس مباہلہ کو وسیع الاثر بنانے کے لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ فریقین کے ساتھ مباہلہ کیوقت کم از کم ایک ایک ہزار آدمی ہو جو مباہلہ میں شامل ہو جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جماعت کو لیکر نکلے تھے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ یہ عمل ہمارا ضائع نہ جائیگا اور کم از کم ایک ہزار آدمی کی بربادی اور ہلاکت ایک ایسا بڑا نشان ہوگا کہ لاکھوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔

ہر ایک فریق کو لازم ہوگا کہ وہ کم از کم ایکہزار آدمی کی فہرست مع ان کے دستخطوں اور پتوں کے فریق ثانی کو بھیجدے

مباہلہ لاہور میں ہوگا کیونکہ یہ مقام دونوں فریق کے لئے یکساں ہے۔

فریقین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ مضمون مباہلہ پر ایکدوسرے کو اپنے خیالات اور اسکے دلائل سے آگاہ کریں تاکہ پہلے اتمام حجت ہو جائے اسلئے ضروری ہوگا۔ کہ تاریخ مباہلہ سے دو دن پہلے فریقین لاہور پہنچ جاویں اور وہاں ایک جگہ لیجاوے جس کے اخراجات کے فریقین حصہ مساوی ذمہ وار ہونگے اسجگہ ایک تقریر میری عقائد مذکورہ بالا کی صحت کی تائید میں ہو۔ اور آپ اس پر بعد میں جمع کریں اور ایک تقریر ہو آپ کی ان عقائد کے خلاف عقائد کے ثبوت میں ہو اور میں اس پر جمع کروں۔

شرائط کا فیصلہ ہونے کے بعد فریقین کو پانچ پانچ ہزار روپیہ نقد کسی ایسے ثالث کے پاس جو معتبر اور ثقہ ہو اور کسی فریق سے تعلق نہ رکھتا ہو جمع کر دینا ہوگا۔ تاکوئی فریق دوسرے فریق کو دہوکا دیکر نقصان نہ پہنچائے

میدان مباہلہ کے انتظام و پولیس کے اخراجات بھی برابر برابر فریقین کو دینے ہونگے۔

مباہلہ میں یہ شرط ہوگی کہ عذاب آسمانی ہوگا انسانی دخل سے پاک ہوگا۔

آیت قرآنی کے ظاہر معنوں کے لحاظ سے اور سنت نبی کریم کے مطابق یہ ضروری ہوگا کہ کم سے کم سرگروہ اپنے بیوی اور بچوں کو مباہلہ میں شامل کریں۔ اگر ان شرائط کو آپ باوجود آپکے ایک رفیق کے دعوی کے کہ مجھے اللہ مرحوم خواب میں بھی میسر نہیں ہوئے جسقدر کہ آپ کے ہیں پورا نہ کر سکتے ہوں تو پھر دو اور تجاویز ہیں۔ آپ ان کے ذریعہ سے اپنے دل کی آرزو پوری کر سکتے ہیں۔

اوّل یہ کہ آپ اجمیر جاکر جہاں خاص طاقتیں آپکو ملتی ہیں۔ یا جس اور مقام پر آپ کو خاص برکت حاصل ہو اپنی تمام طاقتیں میرے خلاف صرف کریں لیکن قبل از وقت اعلان کر دیں۔

دوم۔ یہ کہ آپ اپنے اہل عیال سمیت مع دس اور رہبر اپنوں کے قادیان آجاویں (دس ہمراہی آپکے اعزاز اور آرام کے لئے لکھے گئے ہیں ورنہ اس سے کم بھی ہو سکتے ہیں۔ آپ کے کرایہ آمد و رفت کا میں ذمہ دار ہونگا سیکنڈ کلاس کا واپسی کرایہ آپکو اور آپکے اہل عیال کے لئے دیا جاویگا اور باقی دس ساتھیوں کے لئے انٹر کلاس کا دیا جائیگا اگر دس سے زیادہ آدمی آپ ساتھ لاویں تو بقیہ کا کرایہ آپکے ذمہ ہوگا ہاں انکی رہائش کا اور خورد و نوش کا انتظام میرے ذمہ ہوگا انتظام وغیرہ امور کا میں ذمہ دار ہوگا۔ آپکے ٹھہرنے اور خورد و نوش کا سامان کریگا بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۶ء

قابل توجہ آریہ صاحبان

آریہ سماج کا عقیدہ ہمارے آریہ دوستوں کا یہ عقیدہ ہے کہ چار وید چار رشیوں کو پرمیشور نے انکے گذشتہ اعمال کے بدلہ میں عطا فرمائے تھے چنانچہ بانی آریہ سماج دیانند جی مہاراج اپنی رگوید آدی بھاشہ بھومکا میں فرماتے ہیں

سوال "تو پھر کیا وجہ کہ چار ہی رشیوں کے دلوں میں ویدوں کو ظاہر کیا اسکے دلوں میں نہ کیا"

جواب - اس سے ایشور کی نسبت طرفداری یا تعصب کا الزام فخر ا بھی نہیں آتا - بلکہ اس عادل اور منصف پرمیشور کا سچا انصاف ظاہر ہوتا ہے کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جیسا عمل کرے اسکو ایسا ہی پھل دیا جاوے اسلئے یہاں پر سمجھنا چاہئے کہ ان کے (یعنے چاروں رشیوں کے) پہلے پنوں (نیکیوں) کی وجہ سے آپکے دل میں ویدوں کا الہام یا انکشاف کرنا مناسب تھا" (ایسا ہی ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے)

اس جواب میں رشی مہاراج نے یہ فرمایا ہے کہ چاروں رشیوں (اگنی - وایو - آدتیہ - انگرا) ملہمان وید کو جو چاروں وید رگ - یجر - سام - اتھر) پرمیشور کی طرف سے عطا ہوئے تھے یہ ان رشیوں کے گذشتہ اعمال کا بدلہ تھا یعنے ان کے اعمال حسنہ اس حد تک پہنچ چکے تھے - کہ ان کے اعمال صالحہ کا عوض خدا کے انصاف میں یہی ٹھہرا کہ ان چاروں بزرگوں کو چار وید دئے جائیں اور یہ چار وید بقول دیانند جی مہاراج ان رشیوں نے مفت حاصل نہیں کئے بلکہ اپنے کرموں (اعمال کا معاوضہ اور بدلہ دیا ہے لیکن جہاں تک غور کیا جاتا ہے دیانند جی مہاراج کا یہ انوکھا عقیدہ عقل سلیم و علم صحیح کے رو سے غلط پایا جاتا ہے

اس عقیدہ کی تردید نیک وید اعمال کا ہونا بدوں کسی قانون خداوندی کے غیر ممکن ہے جب تک کوئی قانون ایشور کی طرف سے انسانوں کی واسطے مقرر نہ ہو - اچھے یا برے اعمال کیونکر ہو سکتے ہیں نیک و بد کہتے کس کو ہیں - ظاہر ہے کہ حکم خدا کے خلاف کرنے کا نام گناہ یا پاپ یا اعمالی ہے اور الہی احکام کے مطابق کرنے کو پن اور نیک اعمالی کہتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ آیا وید انادی اور قدیم ہیں - یا ملہمان وید انادی ہیں -

اگر وید کو انادی یعنے قدیم اور ملہمان وید چاروں رشیوں کو مخلوق اور پیدا شدہ مانا جائے تو اس سے لازم آئیگا کہ کسی رشی یا ملہم وید کو وید ونکا الہام یا انکشاف اعمال کے بدلہ میں نہ ہوا ہو - بلکہ بلا کسی سابقہ اعمال کے ہوا ہو کیونکہ ویدوں کا ملنا جیکہ بقول دیانند جی مہاراج سابقہ اعمال کے بدلہ میں ہے تو وہ اعمال جنکا بدلہ وید کا ملنا ہے - وید کے ملنے سے پہلے سرزد ہونے چاہئیں تب بعد میں انکے بدلہ میں وید ونکا ملنا ہو سکتا ہے -

اسکو دوبارہ سمجھ لو ایک شخص کہتا ہے کہ جب اگنی نامی رشی نے اپنی انسانی جون میں زندگی بسر کرتے ہوئے اچھے اعمال کر لئے تھے تب ان نیک کرموں کا بدلہ اسکو رگوید پرمیشور کی طرف سے ملا اور رگوید کا انکشاف یا الہام بغیر اچھے اعمال ہونے کے ہو نہیں سکتا - اس سے ظاہر ہے کہ وہ کرم اور اعمال جنکے بدلہ میں وید ونکا انکشاف والہام ہونکتا ہے ویدوں کے ملنے سے پہلے جب تک موجود نہ ہوں تب تک کسی وید کا الہام کسی ان ن کو نہیں ہو سکتا - یہ ایسی سچی اور سیدھی بات ہے کہ جو ہر شخص کے فہم میں آسکتی ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ جس شے کو کسی خدمت یا حسن عمل کا بدلہ کہا جائیگا وہ شے ضرور بعد صدور خدمت یا حسن عمل کے حاصل ہوگی یعنے پہلے کوئی شخص کسی عمدہ خدمت یا نیک عمل کو بجا لائیگا تب بعد میں اسکو وہ بدلہ جو اس کی خدمت یا نیکی کا ملنا چاہئے ملیگا - ایسی صورت میں یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ بدلہ ملنے سے پہلے جو اچھے عمل اس شخص سے سرزد ہوئے ہیں وہ اس بدلہ میں ملی ہوئی چیز سے نہیں سیکھے گئے - بلکہ وہ کسی اور ذریعہ سے حاصل کر کے اور سیکھ کر اپنے آپ کو اس نے اس قابل بنا لیا ہے کہ بعد صدور اعمال صالحہ ایشوری گیان بطور بدلہ اعمال حاصل کرے

اسکو پھر سمجھ لو کہ ویدوں کے حاصل کرنے کا کوئی خاص ذریعہ نیک اعمال ہیں جنکے بجا لانے کے بعد وید بطور بدلہ یا پھل کے مل سکتے ہیں جب تک وہ خاص اعلیٰ کرم انسان نہ کرے ہرگز اسکو ویدوں کا الہام نہیں مل سکتا پس وہ کرم جن کے عوض میں وید مل سکتے ہیں ویدوں کے ملنے سے مقدم اور پہلے ہونگے اور ان کا بدلہ یعنے وید موخر اور بعد میں ہونگے پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وید قدیم ہیں اور ویدک دھرم سناتن دھرم ہے ضرور ماننا ہوگا کہ وہ خاص اعمال جنکے بدلہ میں وید ملتے ہیں وہ ویدوں سے علاوہ کسی ہدایت یا دھرم کے مطابق رشیوں نے کئے تھے نہ کہ ویدوں کی ہدایت کے مطابق کیونکہ وید تو ایسے نیک اعمال کے بعد ملتے ہیں جو ویدوں کے ملنے سے پہلے کئے گئے ہوں اسلئے ویدوں کا الہام ایسے نیک اعمال کے بجا لانیکا ذریعہ نہیں ہو سکتا بلکہ اُن اعمال کو کسی دوسری ہدایت کے مطابق کیا گیا ہے جو ویدوں سے اور اعمال بجا لانے سے مقدم ہے اور وہ بھی بلا کسی سابقہ اعمال کے پرمیشور (خدا) کی طرف سے ملی ہے لہٰذا عقلاً اس عقیدہ کا غلط ہونا آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا - فہو المراد

اور اگر ملہمان وید چار دن رشیوں (اگنی - وایو - آدتیہ انگرا) کو انادی اور قدیم مانا جاوے اور ویدوں کو مابعد تو ویدوں کی انادیت کے ساتھ روح و مادہ کی قدامت بھی باطل ہو جاتی ہے اور ہر مرکب چیز غیر مخلوق اور انادی ثابت ہو کر دہریت کا اعتقاد لازم آجائیگا - فافہم وتدبر

میں اپنے معزز ممبران ایڈیٹر صاحبان آریہ گزٹ و پرکاش کو اسکے جواب مہذبانہ اور محققانہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ براہ مہربانی وہ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ ویدونکا الہام رشیوں کو سابقہ اعمال کے بدلہ میں ملا تھا ان سابقہ اعمال کا پتہ بتائیں کہ وہ اعمال کس ہدایت و الہام کے مطابق ملہمان وید بجا لاتے تھے جنکو بعد صدور اعمال نیک وید ونکا بدلا نہیں ملا - اور اسپر انشاء اللہ آئندہ بھی میں لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں - فانتظروا -

---

احباب کرام امید ہے یہ سوال اپنے اپنے شہر اور قرب و جوار کے آریہ سماجوں میں پہنچا کر مجھے جواب لے دیں گے - تاکہ میں اس پر غور کر سکوں -

(ایڈیٹر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھلی چٹھی

بخدمت جناب ماسٹر صادق علی صاحب پٹیالوی

آپ نے ۱۲ دسمبر کے پیغام میں جو مراسلہ چھپوایا ہے وہ میں نے پڑھا اور اس سے پہلے بھی جو کچھ آپ نے لکھا اسے خوب غور سے مطالعہ کیا ایک طرف میں ان مراسلوں کو رکھتا ہوں اور دوسری طرف اس عاجزانہ درخواست کو جو آپ نے حضرت میاں صاحب کے حضور میں مشتمل بر چند سوالات انہی تھی اور جس میں ان کی محبت و تعظیم و ادب کا دعویٰ کیا تھا تو مجھے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب (کہ وہ بھی پٹیالہ ہی کے رہنے والے ہیں) کا واقعہ یاد آتا ہے پہلے پہل ڈاکٹر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں جو چٹھیاں لکھیں تو ان میں عاجزانہ اپیل کی کہ میں تو حضور کو مسیح الزمان مانتا ہوں آپ سے شہد مانگتا ہوں مجھے زہر دیا جاتا ہے کہ ہلاک ہو جائے وغیرہ وغیرہ تو بعض لوگ اپنی قلت معرفت کی وجہ سے اس سے کچھ متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ اسے اگر سوالات کا جواب دیا جاتا جواب میں وعلیکم السلام لکھا جاتا تو شاید یہ ہلاک ہونے سے بچ جاتا۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد جب ڈاکٹر موصوف نے برخلاف مضمون لکھنے شروع کئے حتیٰ کہ کانا دجال لکھا تو پھر سب مسیح موعود کی فراست صحیحہ پر ایمان لائے کیونکہ جو کچھ دل میں بھرا تھا باہر نکلا۔ اسی طرح آپ نے اس درخواست میں جو جو دعوے محبت اور تعظیم کے کئے ہیں اور حضرت مسیح موعود پر اپنا ایمان بتایا ہے ان سے دھوکہ ہو سکتا تھا لیکن ساتھ ہی جب اسکے دیکھا جاتا ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کو خواہ مخواہ بھی گالیاں دینے پر اتر آئے ہیں تو پھر کوئی غلط فہمی نہیں رہتی اور ماننا پڑتا ہے کہ واقعی آپ کو کوئی جواب نہیں ملنا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کے قلب میں جو پھوڑا ہے آخر اس نے پھوٹ کر بہنا تھا اور خدا کے محمود نے باطنی نظر سے اسکو دیکھ لیا تھا میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ابھی تک پٹیالہ کی جماعت میں کسی نے آپ پر تحریری حملہ نہیں کیا اور نہ الفضل میں آپ کی نسبت کچھ لکھا گیا آپ نے پیغام میں کیوں اپنے بھائیوں کو محمودی کہا اور ان کیلئے نارواہ الفاظ استعمال کئے اس پر آپ اور بھی گرم ہوئے۔ اچھا وہ تو مقامی کشمکش کی وجہ سے ہوا۔ اب آپ یہ فرمائیے کہ آج تک حضرت خلیفۃ المسیح نضل عمر نے آپ کے حق میں تحریراً یا تقریراً کوئی سخت لفظ استعمال کیا ہے اگر نہیں جیسا کہ واقعہ میں نہیں تو آپ فرمائیں کہ آپ کے لئے کیونکر جائز ہو گیا کہ باین دعوی محبت و تعظیم و تکریم آپ نے ۱۲ دسمبر کے پیغام میں چار پانچ لاکھ احمدیوں کے موجودہ و مسلمہ امام حضرت مسیح موعود کے حسن و احسان میں نظیر اور اولوالعزم بیٹے (اس پیشگوئی کی آپ کوئی اور تاویل کر سکتے ہیں تو کر کے دکھائیں) کو جسے حقیقۃ الوحی میں سبز اشتہار کا مصداق بنایا اور تریاق القلوب میں فرمایا کہ دہلی والے نکاح سے جو اولاد ہوگی وہ ان نوروں کو پھیلائے گی جس کی تخم ریزی میرے ہاتھ سے ہوئی۔ پاپ کہیں اور ان کے حق میں وہ گالیاں تصنیف کریں جو ایک مہذب انسان ایک معمولی شریف آدمی کو بھی نہیں دے سکتا ماسٹر صاحب! آپ غور فرمائیں ابھی بہ سال نہیں گذرا جو آپ نے ایک چٹھی میں اپنا اخلاص جتایا تھا اور باوجود اختلاف عقائد کے ظاہر کیا تھا کہ مجھے خدا کی قسم حضور سے بڑی محبت ہے آپکی تعظیم و تکریم میرا فرض ہے اور اب آپ بغیر کسی وجہ کے مندرجہ ذیل الفاظ اپنے محبوب و معظم و مکرم کے حق میں استعمال کرتے ہیں (۱) بدقسمت قوم کا نحیف و ناتواں محمودی بت (۲) بہلوٹی تقدس (۳) تکبر و انانیت والا (۴) عجیب عیار (۵) عملی حالت قول کے خلاف رکھنے والا (۶) محض مریدوں پر ہیبت و دبدبہ جتانے کے لئے رسول اللہ سے محبت جتانے والا (۷) پوپ پایا

ماسٹر صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ ایسی تحریر کا جواب دینا ہی مجھے خوب آتا ہے آپ تو ابھی اس فن میں مبتدی ہیں آپ کے بڑوں بڑوں کو جو نہی ہیں اس قلم نے جو آپ کے لئے یہ چٹھی لکھ رہی ہے محض خدا کے فضل سے سیدھا کیا ہے لیکن میرا مقصود یہاں آپ کو جواب دینا نہیں بلکہ آپ سے جواب لینا ہے آپ کی تحریرات کا ماحصل میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو حضرت میاں صاحب سے یہ شکایت ہے کہ وہ آپکے سوالات کے جواب نہیں دیتے اس پر آپ بہت برہم ہو رہے ہیں یقیناً جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی امیر احمدیہ بلڈنگس سے آپ کو یہ شکایت نہ ہوگی ورنہ اصولاً آپ ان سے بھی قطع تعلق کر لیتے میں ایک سال سے ایک حوالہ کی درخواست جناب ممدوح کی بارگاہ میں کر رہا ہوں مگر مجھے جواب نہیں ملتا۔ آپ اصولاً اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ کسی کے سوال پر عاجزانہ مؤدبانہ سوال کا جواب ضرور دینا چاہئے میں آپ سے نہایت ادب کے ساتھ متمنی ہوں کہ آپ جناب مولوی محمد علی صاحب سے مجھے دو سوالات کا جواب پوچھ دیں آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔

مولوی محمد علی صاحب سے احمدی نام رکھنے والا حوالہ دریافت کرو

پہلی درخواست میری یہ ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے بالقابہ نے اپنے ایک مضمون مندرجہ پیغام ۷ ستمبر ۱۷ء میں لکھا تھا۔

"اس شخص کی بات ماننے کے قابل ہے جس کا ساختہ پرداختہ حضرت نبی منظور فرما گئے ہیں اور جن کو فرشتہ ہونے کا خطاب دیا تھا جس کا علم و فضل مسلم ہے یا اس شخص کا جس نے اور علوم کی جو تحصیل کی ہوگی اس سے تو ہمیں سروکار نہیں" حضرت صاحب کی کتابوں سے یہی قطعاً ناواقف ہے" اور اسکی بیسیوں مثالیں موجود ہیں کہ بڑی تحقیر کے ساتھ وہ حضرت صاحب کی تحریرات کا ذکر کرتا ہے مثلاً حضرت صاحب تو فرماتے ہیں کہ جبکہ آنحضرت صلعم شکم آمنہ عفیفہ میں تھے تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تو بیٹا جنیگی اسکا نام احمد رکھنا اور میاں صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کی والدہ نے ہرگز آپکا نام احمد نہیں رکھا یہ بات کسی کی بنائی ہوئی ہے میاں صاحب کس کی بنائی ہوئی بات ہے مسیح موعود کی؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر صاحب مکرم! جناب مولوی محمد علی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت غور سے پڑھیں دیکھئے جناب ممدوح کس وثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب (کیونکہ آگے اسکے خلاف لکھنے پر کتب مسیح موعود سے قطعاً ناواقف ہونے کا فتوے لگایا ہے) میں لکھا ہے کہ آنحضرت کا نام احمد رکھنے کی ہدایت فرشتے نے حضور کی والدہ کو فرمائی تھی۔ گویا وہ کتاب یہ مضمون لکھتے ہوئے جناب مولوی محمد علی صاحب کے سامنے میز پر کھلی پڑی ہے اسلئے وہ یہ دیکھ کر کہ میاں صاحب اس کے خلاف لکھتے ہیں اپنے غصے کو ضبط نہیں فرما سکے اور باوجود بڑے متحمل اور خوش اخلاق اور ضابط انسان ہونے کے یہ جملہ لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ یہ شخص (میاں صاحب) کتب مسیح موعود سے قطعاً ناواقف ہے۔

چونکہ یہ حوالہ مجھے معلوم نہیں اسلئے میں نے متعدد مرتبہ الفضل اور فاروق میں درخواست کی کہ مجھے بتایا جائے یہ عبارت جس کے دونوں طرف کامے پڑے ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود نے کس کتاب میں لکھی ہے لیکن جواب نہیں ملتا آپ نے تو صرف ایک مرتبہ بقول خود جواب نہ ملنے پر اسقدر گالیاں سنا دیں — اور باوجود دعوئی محبت و تعظیم وہ کچھ کہا جو نہیں کہا کرتے مگر میرا صبر دیکھئے میری طلب صادق دیکھئے کہ ایک سال گزرتا ہے کبھی مجھے کہا جاتا ہے پہلے میاں صاحب سے فلاں سوال کا جواب لے دو پھر جواب دینگے کبھی کہا جاتا ہے کہ پہلے یہ حوالے تم دکھاؤ پھر جواب ملیگا چنانچہ پیغام کے ایڈیٹر منشی دوست محمد صاحب کے بعد جب مینے جناب شیخ مولا بخش صاحب بلڈ فروش سیالکوٹ سے التجا کی تو انہوں نے مجھ پر تین سوال کئے کہ پہلے یہ حوالے دکھاؤ پھر تمہیں حوالہ دکھا دونگا اور تمہارا کچا چٹھا بھی کہہ لونگا مینے وہ حوالے جہاں تک مجھے معلوم تھے دکھلائے اور عرض کی کہ اب وہ حوالہ دکھاؤ لیکن وہ ایسے خموش ہوئے کہ عرصہ سے ان کی خیر خبر بھی نہیں ملی خیر باشد پھر مینے تمام غیر مبایعین کی خدمت میں اپیل کی کہ خدارا مجھے یہ حوالہ پوچھکر بتاؤ مگر نہیں بتلاتے اب میں دست بستہ نہایت ادب سے عرض پرداز ہوں کہ خدا کے لئے آپ ہی میری عقدہ کشائی کریں اور یہ حوالہ مجھے جناب مولوی صاحب سے پوچھکر بتائیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایک کہاں لکھا ہے مہربانی فرما کر کوئی شرط اپنے بھائیوں کی طرح نہ لگائیں کہ پہلے یہ کرو پھر ایسا ہوگا میں ایک کمزور اور عاجز انسان ہوں میرا اختیار صرف اپنی جان پر ہے وہ بھی ایک حد تک آپ کسی معاوضہ میں یہ کام نہ کریں محض للہ دین کی خاطر۔ خالصۃً لوجہ اللہ اگر کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ یا مثلاً میں ہی کوئی جواب نہیں دیتا حوالہ نہیں بتاتا تو آپ ہی اپنی دریا دلی دکھائیں۔ بدی کے مقابلہ میں نیکی کریں۔ اور خدا سے اجر پائیں یہ حوالہ اگر آپ کو معلوم ہے تو آپ ہی پیغام میں چھپوا دیں۔ تاکہ دوسرے بھی مستفید ہوں اگر معلوم نہیں تو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے سے پوچھکر بتا دیں کیونکہ جناب ممدوح میں تو یہ عیب نہیں وہ تو بڑے فیاض ہیں سائل کو رد نہیں کرتے میں ان کے دروازہ پر سائل ہو کر حاضر ہوا ہوں انہیں میرے سید و مولی میرے ہادی و مہدی کا ایک کلام معلوم ہے میں سوال کرتا ہوں کہ خدارا مجھے اس کا پتہ بتائیں تاکہ میں ان مقدس حروف کو دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں اور جب میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ حضور والا نے ایسا تحریر فرمایا ہے تو آئندہ عمر بھر یہ نہ کہوں کہ آنحضرت صلعم کی والدہ کو فرشتوں نے نہیں کہا تھا کہ آپکے نام احمد رکھنا کیونکہ مسیح موعود کے خلاف کہنے میں میں اپنی ہلاکت دیکھتا ہوں خدا مجھے اس سے محفوظ رکھے ماسٹر صاحب! یہ میری یکسالہ التجا ہے کیا آپ مہربانی فرما کر اسکو برلائینگے اسکے بعد میری دوسری درخواست ہے جو میں پیش کرتا ہوں

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی النبوۃ فی الاسلام۔ ہاں وہی النبوۃ فی الاسلام جس کا ذکر اکثر آپ اپنے مضامین میں مفاخرت سے فرماتے ہیں اور جو ایسی زبردست تحقیق سے لبریز کتاب ہے۔ کہ اب تک بقول آپکے میاں صاحب اسکا جواب نہیں دے سکے یہانتک کہ اس کا رعب ایسا چھا گیا ہے کہ اب حقیقۃ النبوۃ حصہ دوم کے لکھنے کا نام بھی نہیں لیتے اسکے صفحہ پر یہ عبارت مرقوم ہے

ختم نبوت کے ذکر کا بھی ایک موقعہ تھا۔ آنحضرت صلعم صاحبزادہ ابراہیم فوت ہو چکے تھے زید کو لوگ آپکے متبنّٰی کہا کرتے تھے زید نے زینب کو طلاق دیدی آنحضرت صلعم نے حکم الٰہی کے ماتحت زینب سے نکاح کیا۔ جو تعلق ابوت کا لوگوں کے ذہن میں اس کے ساتھ تھا وہ بھی نہ رہا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہمنے کوئی محمد رسول اللہ صلعم کا اسلئے نہیں بھیجا کہ جسمانی فرزند بھی اسکے ہوں اور آپکا کوئی سلسلہ نسب جسمانی بھی چلے بلکہ ہمنے تو اسکو آخری نبی بنایا ہے تاکہ اسکی روحانی اولاد کا سلسلہ کبھی دنیا میں منقطع نہ ہو۔

اس عبارت سے میں یہ سمجھا ہوں اور ہر اردو دان بھی سمجھیگا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحقیق میں آنحضرت صلعم کے صاحبزادہ ابراہیم فوت ہو چکے تھے اور فوت ہو جانے کے بعد جب زید کو لوگ آپ کا متبنّٰی کہتے تھے یہ آیت نازل ہوئی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہمنے کوئی محمد رسول اللہ صلعم کو اس لئے نہیں بھیجا کہ جسمانی فرزند بھی اسکے ہوں اور آپ کا کوئی سلسلہ ابوت جسمانی بھی چلے بلکہ ہمنے تو اسکو آخری نبی بنایا ہے تاکہ اسکی روحانی اولاد کا سلسلہ کبھی دنیا میں منقطع نہ ہو۔

جناب ماسٹر صاحب! خاکسار نے جہاں تک تفاسیر و تواریخ کی کتب کو دیکھا ہے یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ آیت خاتم النبیین ۵ھ میں نازل ہوئی۔ اور صاحبزادہ ابراہیم ۱۰ھ میں فوت ہوئے یعنے نزول آیت کے ۵ برس بعد صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوئے اور جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابراہیم فوت ہو چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کے لقب سے ملقب فرمایا میرے نزدیک یہ ایک نئی تحقیقات ہے جو ابتداء اسلام سے جناب مولوی صاحب ایل ایل بی کے لئے کارکنان قضاء و قدر کے لئے محفوظ رکھی تھی میں اس سے مفید ہونا چاہتا ہوں آپ میرا کام کریں اگر کسی تفسیر یا حدیث صحیح یا تاریخ کی معتبر کتاب میں یہ بات درج ہے کہ صاحبزادہ ابراہیم پہلے فوت ہوئے اور اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی تو مہربانی فرما کر اسکا حوالہ دیں اگر جناب مولوی محمد علی صاحب بیسویں صدی کے مفسر تفسیر القرآن بر ابین احمدیہ کے کشف کے مصداق ہوں حضرت علی کی تحقیقات خصوصی کا نتیجہ ہے تو جو تحقیقات وہ فرما چکے ہیں مفصل بتائیں تاکہ مولوی عبداللہ صاحب عمادی کو میں لکھ سکوں کہ انہیں تاریخدانی کا بڑا دعوا تھا۔ اب ان پر واجب ہو گیا ہے کہ احمدیہ بلڈنگس میں زانوئے ادب تہ کریں۔

بالآخر میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر یہ بات غلط ثابت ہو۔ تو آپ اخلاقی جرأت اور صداقت سے کام لیکر اعلان فرمائیں کہ النبوۃ فی الاسلام میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ صاحبزادہ ابراہیم کی وفات مرد دل بیت سے پہلے ہوئی یہ کم علمی کی وجہ سے غلط لکھا ہے اور وہ احمد والا حوالہ بھی کتب حضرت مسیح موعود میں موجود نہیں۔ مولوی صاحب نے حضرت فضل عمر کو کتب مسیح موعود سے ناواقف ٹھہرایا تھا خدا نے مولوی صاحب کو ایک منٹ کی بھی مہلت نہ دی اور انہی کے قلم سے ثابت کر دیا کہ وہ نہ صرف کتب مسیح موعود سے ناواقف ہیں بلکہ بعض اوقات مسیح موعود پر افترا بھی کر لیتے ہیں ایسا ہی کسی آیت کے معنے اپنے خیالات کے مطابق ڈھالنے کے لئے تاریخی واقعات خود تصنیف کر دیتے ہیں کیا میں آپ کی حق پژوہی سے ناامید رکھوں کہ آپ ایسا کرینگے آپ کو حضرت میاں صاحب سے شکایت ہے کہ انہیں معصوم عن الخطاء ہونے کا دعوی ہے حالانکہ یہ دعوی مسیح موعود کو بھی نہ تھا حضرت میاں صاحب کو تو جیسا دعوی ہے ہمیں معلوم ہے بہرحال جناب مولوی محمد علی صاحب ہی کو تو ایسا دعوی نہیں وہ تو علانیہ اپنی خطاؤں اور غلطیوں کا اقرار فرمایا کرتے ہیں اور اسکی بیسیوں مثالیں آپ کو معلوم ہونگی ایک مثال میں بھی دیکھنی چاہتا ہوں اگر آپ کی کوشش سے ایسا ہو سکے مگر مجھے امید نہیں کیونکہ ان کی خدمت میں انہی کے لکھے ہوئے حوالے نبوت مسیح موعود کے متعلق پیش کئے گئے تھے جن میں وہ خواجہ غلام الثقلین کے جواب میں لکھ رہے ہیں کہ حضرت عمر جیسوں کے بارے میں ذکر نہیں بحث تو مدعی نبوت کے بارے میں ہے اور ابتک اتنا تسلیم نہیں فرمایا کہ ہاں وہ اسوقت میرا یہی عقیدہ تھا کہ مسیح موعود نبی ہے۔ اب دیکھئے ان دو امور کی نسبت کیا فرماتے ہیں؟ میں ہوں آپکا صادق جناب ایڈیٹر صاحب!

اکمل آف قادیان (جواب کا منتظر ۱۵ دسمبر ۱۹۱۵ء)

مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے ماتھے پر تین مسلمان عیسائی ہوئے

ماموریہ پیام نمبر ۲

ہمہ کارہم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کہ پیوندش بما افتد

یادش بخیر مسٹر فضل الٰہی نومسلم نے پرفیسر اشاعت کالج لاہور عالم کلدانی و عبرانی نے ۲۷ جولائی ۱۹۱۵ء کے پیام میں مسیح یا محمد پر ایک تنقیدی نظر جو آپ کے قلت تدبر پر دال تھی فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نبی و مرسل مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبہ دو جو مسیح ناصری کے لئے باپ پیدا ہونے کا انکار کرتے ہیں وہ حقیقت کو جہالت سے نہیں سمجھنے کے خلاف کرتے اور لکھتے ہوئے وہ حقیقت کو جہالت سے" تبدیل کیا تھا۔ اس خلاف خرد فعل کا جواب بھی بسالہ تخمید الاذہان بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۵ء میں کافی تحریر کر دیا تھا اور جب اس کا جواب مسٹر موصوف سے نہ ہو سکا تو بہر کیف بادنی

. . . . . .

کے واسطے اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء میں عنوان مضمون ہذا مندرجہ بالا کا پہلا نمبر لکھ کر ان نومسلم صاحب کو ہوش میں لانا چاہا تھا مگر صداقت کی تردید کون کرے اور کون سنے۔ آج پھر ہمیں اسی قسم کی ضرورت پیش آئی جس کے لئے اسی مضمون کا دوسرا نمبر ہدیہ ناظرین ہے اور خصوصاً ایڈیٹر صاحب پیام صلح کی خدمت میں "سبز برگ است تحفہ درویش" عرض کرتا ہوا ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

ہمیں اس مضمون کے تحریر کرتے وقت صحیفہ یرمیاہ کے مندرجہ ذیل الفاظ یاد آرہے ہیں۔۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یرمیاہ نبی کے صحیفہ کی یہ آیات صرف اسی موقعہ پر صادق اترنے کے واسطے نازل ہوئی تھیں۔ چنانچہ یرمیاہ بزبان خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میرے لوگ بھٹکی ہوئی بھیڑوں کی مانند ہیں ان کے چرواہوں نے انہیں گمراہ کر دیا ہے انہوں نے انہیں پہاڑوں پر لیجا کر چھوڑ دیا ہے وہ پہاڑوں سے ٹیلے ٹیلے پر گئے اور اپنے چین کا مکان بھول گئے ہیں سب جنہوں نے ان کو پایا انہیں نگل گئے اور ان کے دشمنوں نے کہا ہم قصوروار نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے خداوند کا گناہ کیا ہے خداوند جو جائے صداقت ہے" یرمیاہ ۵۰/۶ تا ۸

سب سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات میں سے ایک مشکل جملہ کی جو پہلی آیت کا ایک حصہ ہے بائبل کی رو سے صحیح تفسیر کر دی جائے جو یہ ہے "وہ پہاڑوں کے ٹیلے ٹیلے پر گئے" اسکے لئے جاننا چاہئے کہ "پہاڑوں سے ٹیلے ٹیلے پر جانا" بموجب محاورہ بائبل اور خصوصاً صحیفہ یرمیاہ کے عیاش عشرت پسند لوگ اس ظاہری پستی سے جو ابتدائی حالت میں ایک طالب حق کے سامنے ہوتی ہے نفور ہوتے ہیں اور اسکے برخلاف ظاہری اور دنیوی بلندی چاہتے ہیں چنانچہ متی ۴ میں ایک آزمائش کرنے والا مسیح ناصری کو بھی اونچے پہاڑ کے ٹیلے پر لے گیا تھا مگر اس پاک نبی مسیح علیہ السلام والصلوٰۃ نے اس آزمانے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ایک سنی۔

ماں تو اونچے پہاڑی ٹیلے سے مراد ہی کہ کسی طرح دنیوی مال و دولت ہاتھ لگجائے اور انسان دنیا پرست عیش و عشرت ڈوب جائے چنانچہ اسی محاورہ کے مطابق یرمیاہ ۲ باب ۲ آیت میں "پہاڑوں کے ٹیلے" وغیرہ کا اسی مناسبت کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ آدم بر سر مطلب مثل مشہور ہے کہ جب آدمی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو جتنا اپنی اخلاص کی کوشش میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے دھنستا جاتا ہے یہی حال ہوا۔ ان مسیحی نومسلم اشخاص کا جنہوں نے خلافت ثانیہ سے انحراف کر کے "پیام بلڈنگس کا اعتراف" کیا تھا۔ ان میں سب سے پہلے مسٹر عبدالکریم تھے جن کا ایک مضمون بعنوان "ایک اور مہاجر کی آواز" پیغام صلح میں بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ جس میں یہی دکھڑا رویا گیا تھا کہ "کس طرح راقم قادیان کو چھوڑ کر پیغام بلڈنگس میں بسرا و قاتی کے واسطے آیا"۔ ایک دوسرے صاحب مسٹر مرزا عبدالغنی تھے۔ اب تلاش کیجئے یہ ہر دو نومسلم کہاں ہیں۔ ان سے زیادہ معزز مسٹر فضل الٰہی جو پیغام صلح کے "حضرت امیر" کا پہلا پہل رہتے۔ یہ سب کہاں گئے اور کیوں گئے یہ ایک ان کی نسبت سوال ہے جس کا مضمون ہذا میں ہم حل کئے دیتے ہیں۔ اول سب سے پہلے ان کے جانے کی علت غائی جو سوال کا دوسرا حصہ ہے قابل غور اور لائق تحقیق ہے اور وہ یہی ہے جیسا کہ ہم پہلے تحریر کر آئے ہیں ان لوگوں کی وہ تقاریر اور تحریرات اس جانے کا باعث ہیں جو انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف جامہ عمل میں لائیں پس بقول شخصے ؎

یکے مدرسۂ دہن می برید ۔ خدا وند بستاں نگہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں شخص بدمی کند ۔ نہ با من کہ با نفس خود میکند

والا معاملہ ہے اور اس کا جواب صرف یہی دو حرفی ہے سوال کا پہلا حصہ۔ کہ کہاں گئے اسکا جواب بھی آسان تر ہے بلکہ نہایت آسان کیونکہ یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص آفتاب کی روشنی سے گریز کریگا اور اسکی چمکتی ہوئی شعاع سے متنفر ہو کر اپنی اوندھی سمجھ کے مطابق آنکھ بند کر کے کسی تاریک کوٹھڑی میں گھس کر اسکے دروازہ بند کر لیگا وہ کہاں جائیگا جواب ناظرین سوچ سکتے ہیں۔

جس طرح انسان نیکی میں تدریجاً ترقی کرتا ہے اسی طرح بدی میں بھی تدریجاً نام پیدا کرتا ہے "قادیان دارالامان" خدا تعالےٰ کے نبی کا تختگاہ" اس کو ترک کرنا بھلا اس سے بڑھکر کون سا ظلم شدید ہے۔ ان لوگوں نے امن کی جگہ کو چھوڑ کر پیام برج (پل) پر سے گزر کر کہاں جانا تھا۔ پیغام برج پر سے جس کا گذر ہوا۔ وہ سعید بحر ظلمات کا شکار ہوا۔ چنانچہ "ثلاثہ اصحاب" آجکل مسیحی کمپاؤنڈ کی ہوا کھا رہے ہیں عبدالکریم صاحب کی نسبت تو عام طور پر سب جانتے ہیں کہ پادری طالب الدین بی اے کے کمپاؤنڈ میں آپ نائب ہو گئے ہیں۔ رہی مسٹر فضل الٰہی صاحب تو وہ "سی۔ ای یونین پنجاب منعقدہ لیسپرور ۱۹۱۵ء کے جلسہ کنونشن میں" ہیں اور وہاں انکی مدلل اور پر جوش تقریر نے سامعین پر سی۔ ای اور ایس ایس کی ضرورت کو ثابت کر دیا ہے"۔ دیکھو اخبار سی۔ ای پنجاب یونین بابت جولائی اگست ستمبر ۱۹۱۵ء کپور تھلہ"

اور ان کے دوسرے راہی مسافر ساتھی مرزا عبدالغنی جو ان کے ہمراہ پیغام برج پر سے گذر رہے تھے سو انہوں نے لاہور میں ایک رسالہ "دالمسیح" کے نام سے جاری کیا ہے جس پر اخبار سی۔ ای پنجاب یونین کے ایڈیٹر نے ریویو تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "امید ہے مسیحی پبلک المسیح کی خریداری سے بیچارے ایڈیٹر مرزا عبدالغنی صاحب کی ضرور مدد کرے گی دیکھو اخبار سی۔ ای پنجاب یونین کپور تھلہ بابت جولائی اگست ستمبر ۱۹۱۵ء صفحہ ۲۰۔ ان مرزا عبدالغنی صاحب کی نسبت یہ سب کچھ پڑھکر ہم بھی کہتے ہیں۔ کہ "وائے ناکامی بیچارے" کے ساتھ بیچارگی و ہاں بھی غمگسار اور مونس راز بنی پھرتی نظر آتی ہے۔

یہ سب کچھ کیوں ہوا پیغام بلڈنگس کی صداقت ان سب امور سے مترشح ہوتی ہے پس اثبات صداقت "حضرت امیر" کی جلد میں سب سے اول نمبر ان دلائل کو تحریر کرنا ضروری ہے۔

اگر دنیا میں نیکی کے ساتھ بدی نہ ہوتی۔ تو نیکی کو بدی سے ممیز کیسے سمجھا جا سکتا۔ پس ابتدائے عالم ہی سے سچے مذہب کے ساتھ کاذب مذہب بھی ضرور اٹھا کرتے ہیں جس طرح صبح صادق کے ساتھ صبح کاذب یا روشنی کے مقابل تاریکی صداقت کے بالمقابل جھوٹ ہمیشہ دیکھا جاتا ہے۔

راقم مضمون ہذا قبل از مشتہر ہونے پیغامی کے عقائد وغیرہ کے اپنے ابتدائی وقت میں عموماً خیال کیا کرتا تھا کہ کیا وجہ ہے جس طرح مسیح ناصری کے بعد اسکے لوگوں کے درمیان مختلف فرقہ جات بن گئے تھے اس مسیح کی صداقت کے واسطے کیوں ایسا نہیں ہوا۔ اور جس طرح مقدس پطرس نے اپنے لوگوں کو فرمایا تھا کہ "اور جس طرح اس امت میں جھوٹے نبی بھی تھے اسی طرح تم میں بھی جھوٹے استاد ہونگے جو پوشیدہ طور پر ہلاک کرنے والی بدعتیں نکالینگے اور اس مالک کا انکار کرینگے جس نے انہیں مول لیا تھا اور اپنے آپ کو جلد ہلاکت میں ڈالینگے ۲ پطرس ۲ باب ۱ آیت"

اور پھر ایسا ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔ اسی طرح اس جماعت میں کیوں نہیں ہوا اور پھر خاصکر یہ کہ جس طرح پہلی صدی میں ایک فرقہ عجیب برپا ہوا تھا۔ اس جماعت میں کیوں نہیں ہوا۔

جب سے میں نے اس فرقہ کے عقائد و خیالات پڑھے اور سنے تو خدا کے فضل و رحم سے ہماری پوری تسلی و تشفی ہو گئی اور اب ہم ذیل میں اس امر کو بہ تشریح تحریر کرتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ پہلی صدی عیسوی میں ایک مسیحی فرقہ تھا بنام ناصری یہ لوگ خالص یہودی تھے اور یہودیوں سے صرف اس بات میں فرق رکھتے تھے کہ مسیح کے نام کا اقرار کرتے تھے مسیح کو صرف ایک راستباز اور نیک آدمی مانتے تھے اور اپنے تئیں نہ مسیحی کہتے اور نہ کہلانا چاہتے تھے یہاں تک کہ مسیح کی نبوت کو بھی تسلیم نہ کرتے تھے صرف اسے نیک سمجھتے

اور بہر صورت یہودی تھے" جونس قینین جلد اول باب ۲۹ و باب ۳۴

اب اے انصاف پسند ناظرین! خیال فرمائیے کہ طرح صاف و بین مماثلت مسیح موعود کی مسیح ناصری کے ساتھ ثابت ہوگئی دیکھو پہلی صدی میں کیسا ہی بالکل اس طرح کا یہ فرقہ پیام پارٹی والا مروج ہوا ہے مسیح موعود کو نبی نہیں مانتے بلکہ صرف ایک راستباز انسان غیر احمدیوں کے ساتھ رشتہ ناطہ جائز سمجھتے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں فرق صرف یہی ہے کہ مسیح موعود کے نام کا اقرار کرتے ہیں۔ پس انہی حالات کے ماتحت میری تسلی ہوگئی۔ الحمدللہ! آپ بھی مزید راحت حاصل کریں۔

آخر میں ہم اتنا کہینگے کہ جس طرح آخر میں یہ فرقہ معدوم ہوا۔ اسی پر اسکو قیاس کر لو۔ کیونکہ آج تک حضرت امیر نے احمدیت کا کیا بگاڑا۔ صرف ہی نقصان کیا تھا اور کیا ہے۔

اور دوسری بات ہم یہ کہینگے کہ ان ثلاثہ اصحاب کے مسیحی ہو جانے میں نہ تو تصور مسیحیوں کا ہے نہ کسی اور کا بلکہ بقول پرمیاہ ان کے چرواہوں نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور دوئم یہ کہ انہوں نے خداوند کا گناہ کیا ہے وہ خداوند جو جائے صداقت ہے آمین

فقط (ایک سابق الانعام)

ضرورت ہے

مجھے بعض اوقات قادیان سے باہر تبلیغ سلسلہ وغیرہ کیلئے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح جانا پڑتا ہے اور میرا گھر شہر سے باہر جدید آبادی محلہ دارالفضل میں ہے۔ اسلئے مجھے چودہ۔ پندرہ سالہ عمر کے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے جو یتیم ہو۔ یا کسی غریب احمدی بھائی کا لڑکا ہو اور وہ دارالامان میں اسکو رکھنا پسند کرتا ہو۔ تو ایسے لڑکے کو میرے معزز ناظرین فاروق تلاش کر کے میرے پاس بھیجا دیں اسکی خوراک پارچہ وغیرہ کا میں ذمہ دار ہونگا اور کچھ نقد ماہوار بھی دیدیا کرونگا اور کرایہ بھی دوں گا مگر لڑکا دیانتدار محنتی نیک احمدی ہو جو یہاں رہنا منظور کرے ۱۲

فاروق کی عرضداشت

یہ پرچہ فاروق کے سال دوم ۱۹۱۷ء کا آخری پرچہ ہے الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے جلد دوم کے ۴۸ نمبر ۱۲ ماہ کے بحساب فی ماہ ۴ نمبر شائع کر کے خریداران کا گھر پورا کر دیا۔ اب جنوری ۱۹۱۸ء سے انشاء اللہ فاروق کی تیسری جلد شروع ہوگی جن دوستوں نے فاروق کے فائل مکمل رکھے ہیں ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے فائل کو ملاحظہ کر کے معلوم کرلیں آیا جلد دوم کے نمبر اول سے لیکر ۴۸ تک کل پرچے اُن کے پاس موجود ہیں یا نہیں؟ اگر کوئی نمبر ان کے فائل میں نہ ہو تو وہ اپنے فائل کو مکمل کرنے کے لئے دفتر فاروق سے گم شدہ نمبر ایک ہفتہ کے اندر طلب فرمائیں انکو بلا قیمت مفت بھیجدیا جائیگا اور بعد ازاں بقیمت مہیا ملیگا۔

ایجنٹ زر خریدار ہوں | امسال فاروق کی اشاعت میں بہت بیقاعدگی رہی ہے اور بیقاعدگی خادم قوم ایڈیٹر فاروق کی جانب سے عمداً نہیں ہوئی۔ بلکہ خاص مجبوریوں کے ماتحت فاروق وقت پر نہیں نکل سکا جنکا ذکر گذشتہ پرچوں میں مفصل ہو چکا ہے آئندہ سال کے لئے میں کوشاں ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے ایسے سامان عطا فرمائے کہ جن کے ہوتے ہوئے فاروق برابر وقت پر نکلتا رہے اور انشاء اللہ کے نزدیک یہ بہت آسان ہے۔ فاروق کی بیقاعدگی کو دور کرنے میں قوم کا بھی خیال اس طرف ہونا لازمی ہے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ فاروق کی خریداری میں ہمت کر کے وسعت کی جاوے۔ اگر ایجنٹ زر خریدار بھی فاروق کا مستقل ہو جاوے تو امید قوی ہے کہ فاروق باقاعدہ ہفتہ وار اپنے وقت پر شائع ہوتا رہیگا مگر اتنے خریداران کا بہم پہنچانا میرے اختیار سے باہر ہے خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہے کہ وہ آپ کے دلوں میں اس خیال (توسیع اشاعت فاروق) کو جما دے اور آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

آئندہ سال کا چندہ | فاروق ایسے زمانہ میں جاری ہوا جس پیپر کاغذ کی گرانی دن بدن بڑھتی گئی۔ اور پہلے جو کاغذ ۲ر روپنڈ ملتا تھا آج ۸ر روپنڈ ملتا ہے پہلے ۱۹۱۴ء میں جو رم علیہ کو اخبار کے لئے خریدا جاتا تھا وہ اب چھ پونڈ کو ملتا ہے ساتھ ہی چھپائی وغیرہ کی اجرت بھی پہلے سے ڈیوڑھی ہو چکی ہے ایسی حالت میں وہ قیمت جو ارزانی کاغذ کے وقت اخبار کی تھی اگر اس گرانی کاغذ وغیرہ کے وقت بھی رکھی جائے تو ظاہر ہے کہ کل سالانہ قیمت آجکل چھ ماہ کے لئے بھی اخبار کے واسطے کافی نہیں ہو سکتی گذشتہ سال کثیر خطوط خریداران فاروق نے اس مضمون کے بھیجے تھے کہ اخبار کی قیمت میں ایک روپیہ کا اضافہ کر دیا جائے اور اس اضافہ کو بعض دوستوں نے ادا بھی فرمایا تھا اور بعض نے اس سے بھی بڑھکر ۱۰ر تک چندہ سالانہ عطا فرمایا فجزاہم اللہ احسن الجزاء لیکن جنوری ۱۹۱۷ء میں تو ۲ر پونڈ سے گراں ہو کر ۵ر پونڈ تک فروخت ہونے لگا تھا مگر آج دسمبر ۱۹۱۷ء تک کاغذ ۸ر پونڈ ہو گیا ہے اور وہ بھی بڑی دقت سے ملتا ہے اسلئے اب نہایت ضرورت ہے کہ سال آئندہ ۱۹۱۸ء کے واسطے عام قیمت فاروق کی چار روپیہ سالانہ ہو اور خاص احباب جو ان کی شایان شان ہو عطا فرماویں۔ لہٰذا سال آئندہ ۱۹۱۸ء کا عام چندہ سالانہ چار روپے مقرر کیا گیا ہے جو گرانی کاغذ و مصارف چھپائی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں

وصولی چندہ میں سہولت | یہ چار روپیہ سالانہ چندہ وہ احباب جو ذی استطاعت ہیں حسب دستور سابق بیکمشت پیشگی عطا فرماویں تو خریدہ کاغذ میں مجھے آسانی ہوگی اور بہت سا کاغذ جو کم از کم چھ ماہ کے لئے کافی ہو اکٹھا خرید لیا جائے گا کیونکہ کاغذ ہر روز مہنگا ہوتا جاتا ہے اور ہر وقت ایک نمونہ کا کاغذ مل بھی نہیں سکتا اور غیر ذی استطاعت ۳ر ماہی وار ایک ایک روپیہ جا بوقعہ کر کے ادا کر دیں یہ آسانی کہ تین تین ماہ کا ایک ایک روپیہ کر کے لیا جائے ایسے دوستوں کی خاطر کی گئی تھی جو بیکمشت سالانہ چندہ ادا کرنے کے باعث اخبار کی خریداری سے ہاتھ اٹھا لیتے تھے اور یہ رقم ایسی آسان ہے کہ ہر شخص جو قلیل سے قلیل بھی آمدنی رکھتا ہے ادا کر سکتا ہے یہ تین مہینے جمع کرتے رہنا اور تیسرے مہینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲ کام صرف گھر پر رہنا یا دفتر میں رہنے کا ہے جو مشکل نہیں (خاکسار ایڈیٹر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک روپیہ دیدینا کیا مشکل ہے مشکل تو نہیں مگر توجہ نہیں۔ خیال نہیں۔ شوق نہیں۔ پروا نہیں ورنہ ایسا سستا سودا اور سودا بھی دینی مذہبی چند پیسوں میں کیا مہنگا ہے پس ہر ایک خواندہ احمدی دوست کو چاہئے کہ ۵ مہینہ کا خرچ گوارا کرکے ایک قومی پرچہ کی امداد کا ثواب اور سلسلہ کا اخبار کو جو قیمتی مضمونوں کا مجموعہ ہوتا ہے پڑھکر فائدہ حاصل کریں۔

ناگوار اطلاع اس پرچہ کے ساتھ ہی سال ختم ہوجاتا ہے مگر بعض دوستوں کے ذمہ آخری چار ماہ کا ایک روپیہ چندہ باقی ہے جس کی اطلاع گذشتہ پرچہ میں دی گئی تھی کہ یہ پرچہ ان کے نام بقایا چندہ کے لئے غیر کا وی پی بھیجا جائے گا سو اسکے مطابق بقایا سال رواں کے متعلق وی۔ پی بھیجدئے ہیں دیکھئے کسقدر دوست بقایا ادا کرتے اور کتنے احباب وی پی واپس کرکے بقایا سے جواب دیتے اور اخبار سے دست بردار ہوجاتے ہیں مگر دیگر احباب کو جن کے ذمہ کچھ بقایا نہیں یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ کے نام ۱۔ جنوری ۱۸ء کا پرچہ سال آئندہ کے لئے وی پی ارسال ہوگا جن سے باقساط لیا جاتا ہے ان کے نام غیر کا وی پی بھیجا جائیگا۔ وہ وصول فرمالیں۔

اور جو بزرگ یکمشت سالانہ عطا فرماتے ہیں۔ ان کے نام سالانہ چندہ کا بحساب للہ اور خاص عطا کرنے والوں کے نام جنہوں نے گذشتہ سال دس اور پانچ روپیہ عطا فرمائے تھے اسی مقدار کا وی پی آئندہ ہوگا پس اگر کسی دوست کو جنوری میں وی پی لینا منظور نہ ہو یا خدانخواستہ آئندہ فاروق سے قطع تعلق کی ٹھانی ہو۔ یا کل سالانہ یکمشت نہ ادا کرنا ہو بلکہ باقساط دینے کا ارادہ ہو ایسے تمام دوست بواپسی ڈاک دفتر فاروق میں ایک پیسہ کا خرچ گوارا کرکے ایک کارڈ اطلاعی بھیجدیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے اور ناحق وی پی کا خرچ کراکر ہمیں نقصان نہ دیں ایسی اطلاعیں تو ہر سال ہمارے خریداران کے نام اخبار میں بھیجتے ہی رہتے ہیں مگر جواب کی تکلیف گوارا کرنے والے فیصدی شاید دس بھی نہ ہوتے ہیں۔ ہاں وی پی واپس کرنے میں ابھی نہیں ذرا بھی دریغ نہیں آتا اللہ رحم کرے

ایک شکایت بعض دفعہ ایک ایسی شکایت پر مشتمل خط خاکسار ایڈیٹر فاروق کے نام آتا ہے۔ کہ جس کو پڑھ کر سخت دکھ پہنچتا ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ لکھنے والے دوست نے ذرا بھی خیال نہیں کیا کہ میں اگر فاروق کی بے قاعدہ اشاعت اور بوقت پہنچنے کا شاکی ہوں تو شکایت کے لہجہ کو اور الفاظ کی شائستگی کو تو سنوار لوں۔ ایک احمدی دوست جبکہ بلاوجہ معقول چند پیسوں کی شکایت کرتا ہوا لکھ دیتا ہے کہ "ہمارا چندہ اخبار جتنے پرچے بھیجے ہیں انکا وضع کرکے باقی واپس بھیجدو اسلئے کہ تمہارا پرچہ کئی کئی ہفتہ بعد آتا ہے" تو وہ ذرا نہیں سوچتا کہ فاروق کا دیر سے نکلنا کسی غفلت کی وجہ سے ہے یا ایڈیٹر فاروق کے کسی دینی خدمت پر باہر جانے کے باعث حالانکہ میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ مجھے باہر تبلیغ وغیرہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے فاروق عموماً دیر سے نکلتا رہا ہے میرے اس جواب کا تو کوئی معقول جواب آتا نہیں شکایت بدستور کئے جاتے ہیں مگر الحمدللہ کہ ایسے مخلص بھی ہیں جو ایسی شکایتوں پر میری طرح افسوس کرتے ہوئے مندرجہ ذیل گرامی نامہ سے عزت افزائی فرماتے ہیں

"اخی العظم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاروق کا نمبر ۴۲ نظر سے گزرا خداوند دن نہ دکھائے جو فاروق بند ہو۔ الحکم کا معرض التوا میں پڑا رہنا ہی ہمارے لئے مصیبت ہے پھر اسپر فاروق بھی دوراں حال اگر بند ہو جائے تو مصیبت پر مصیبت ہوگی ہم اس بات کو خوب جانتے اور سمجھتے ہیں کہ امام ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کے ماتحت آپ تبلیغ کے لئے باہر جاتے ہیں اگر آپ کی اس کوشش میں ایک غیر احمدی یا غیر مبائع بھی سلسلہ میں داخل ہو تو اس سے بہتر اسکو تصور کرتے ہیں جو فاروق وقت پر نہ ملے مجھکو تو اگر سال میں ایک پرچہ بھی ملے اور سلسلہ کی تبلیغ برابر سال تمام جاری رہے تو اسکا خیال بھی کبھی نہیں آتا اگر کبھی وقت پر فاروق نہیں آیا"

(مولوی محمد ابوالحمید سیونج پربھنی)

ایڈیٹر:۔ مکرمی مولوی صاحب! اللہ تعالےٰ آپکے اس اخلاص کا اجر عظیم آپ کو دارین میں عطا فرماوے۔ میں آپ کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا کے فضل سے امسال اس خادم کے تبلیغی دوروں میں گیارہ غیر احمدی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں میرے ذریعہ سے داخل ہوئے یہ بطور تحدیث نعمت عرض کیا ہے ؎ کاش ہمارے دوسرے بھائی جو ہمارے دن فاروق کی بیقاعدگی کا عذر کرکے اسکی کمی اشاعت میں کوشاں رہتے ہیں اسی پاک خیال اور نیک نیتی سے کام لیں تو گھر بیٹھے مفت کا ثواب حاصل کرتے رہیں۔ سادر فاروق کی اشاعت بڑھانے میں اپنی مقدور بھر کوشش سے غرفہ نہ کریں۔

مشتہر و اشتہارات

مہینے گذشتہ پرچوں میں ایک نہایت ضروری اور مفید کتاب کے شائع کرنے کا اعلان کیا تھا اور وہ یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات، جو حضور کی دینی خدمت اور اتمام حجت علی المخالفین پر مشتمل ہیں کتابی صورت میں محفوظ کردئے جائیں کیونکہ ان اشتہارات کا آج ہی دستیاب ہونا قریب ناممکن کے ہو رہا ہے چہ جائیکہ آئندہ زمانہ میں وہ کہیں سے مل سکیں یہ تجویز مدت سے میرے دماغ میں تھی اور مہینے ۱۹۰۲ء سے ان کے جمع کرنیکا اہتمام کر رکھا تھا اور آخر خدا کے فضل سے ایک سو اسی اشتہار جمع کرلئے جو آج تمام احمدی جماعت میں سے اسقدر تعداد میں کسی کے پاس بھی موجود نہیں۔ میں ان کو سنبھالتے سنبھالتے تنگ آگیا کیونکہ وہ ہر سال کے گزرنے پر دیدہ اور خراب ہوتے جاتے ہیں بعض کو مہینے نیچے کی طرف پارچہ لگا کر محفوظ کیا مگر کہاں تک میں انکو گردش زمانہ سے بچا سکتا ہوں بہت دوستوں نے مجھے مشورہ دیا کہ ان کو جلد کتابی صورت میں محفوظ کرکے شائع کردینا چاہئے میں مصمم ارادہ کیا کہ اب ضرور ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کئی جلدوں میں چھاپکر شائع کردوں مگر گرانی کاغذ اور زیادتی مصارف طبع وغیرہ سے حوصلہ نہ کرسکا کہ اس کام کو شروع کردوں میرے مکرم مفتی محمد صادق صاحب نے سات حصوں میں جو ہر ایک حصہ ایک ایک سو صفحہ کا تھا گویا ۷۰۰ صفحات ہیں صرف ۹۹ اشتہار جو کہ ان کو ملے تھے بلالحاظ ترتیب شائع کئے تھے اور اس مجموعہ کی قیمت للہ بحساب ۱۰ فی حصہ مقرر کی تھی میرے پاس تو خدا کے فضل سے ۱۸۰ اشتہار ہیں جن کا ہزار صفحات سے بھی زیادہ ضخامت کتابی صورت میں ہوگی۔ یہ ضرور شائع ہونے چاہئیں ورنہ ایکدن ان کا ملنا بالکل ناممکن ہوگا۔ غرضیکہ پہلے یہ سفر اپیش کی تھی کہ اگر پانسو درخواستیں ایک ایک روپیہ قیمت پیشگی کے اخیر دسمبر ۱۹۱۷ء تک میرے نام آجائیں تو میں انشاء اللہ شروع جنوری سے اس کام کو شروع کرکے اسکا حصہ اول جو ۱۵۰ صفحہ کا ہوگا شائع کردونگا۔ اور ہر ایک حصہ اسی ضخامت کا چھپوا تا رہونگا۔ جن کی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی جو قریب لاگت کے ہے۔

یعنے کبھی کسی کتاب کی اشاعت سے پہلے پیشگی درخواستوں یا پیشگی قیمت کے لئے نہیں لکھا۔ میں ہمیشہ ہر ایک کتاب کو پہلے چھپوا کر پھر خریداران کو بھیجتا رہا ہوں۔ لیکن اس مجموعہ کے واسطے پیشگی کی شرط محض اسلئے رکھی گئی ہے۔ کہ آجکل کاغذ نہایت گراں ہے اور ہر کتاب کے واسطے کاغذ ایک قسم کا ہونا ضروری ہے۔ صرف پہلے حصہ پر دوسو روپیہ کا کاغذ لگتا ہے لکھائی چھپائی وغیرہ الگ ہے اسلئے اگر پانسو درخواست معہ قیمت پیشگی بحساب ایک روپیہ فی درخواست میرے پاس آجائیں تو میں کاغذ کو یکلخت خرید لونگا اور ایک عمدہ کاتب نوکر رکھکر کتاب کو لکھوانا اور چھپوانا شروع کردونگا۔ اس کام کے لئے پیشگی روپیہ کی ضرورت تھی ورنہ میں یہ شرط ہرگز نہ پیش کرتا اگر کاغذ وغیرہ مہنگا نہ ہوتا۔ اس تجویز سے کہ مجموعہ اشتہارات ضرور چھپوایا جائے کسی احمدی کو خواہ وہ بقول پیغام محمودی ہو یا بقول احمدیان پیغامی ہو۔ اختلاف نہیں۔ ہر ایک اسکو بڑا ضروری نہایت مفید اور اہم کام خیال کرتا ہے پھر جبکہ یہ ایسا ضروری اور مفید کام ہے تو کیا اسکے لئے ایک ایک روپیہ پیشگی عطا کردینا کوئی بڑی بات یا ناقابل برداشت اور ناقابل قبول درخواست ہے؟ بہت آسان ہے پانسو درخواستیں تو ایک ماہ کے اندر اندر آجانی چاہئیں نہ کہ بار بار لکھا جائے اسوقت تک بہت کم تعداد میں درخواست آئی ہیں جنمیں سے بعض مخلصین نے مطلوبہ رقم سے زیادہ بھی عطا فرمایا ہے جیسا کہ ذیل کے چند گرامی نامے ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) میرے مخلص دوست اخی ام مستری قادر بخش صاحب انجینئر برق خانہ دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مخدوم مکرم میر صاحب! حضرت اقدس مسیح موعود کے مجموعہ اشتہارات کی بابت آپکا مضمون فاروق میں پڑھا دل نہایت خوش ہوا۔ آپکی نیک صدا پر میں اول لبیک کہتا ہوا مبلغ پانسو روپیہ حقیر رقم ارسال خدمت کرتا ہوں۔" قادر بخش از دہلی (اجرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ)

(۲) مخدومی مولوی محمد ابوالحمید صاحب جج علاقہ نظام رقمطراز ہیں۔

"اخی المعظم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجموعہ اشتہارات کی قیمت آپنے بنظر حالات ایکروپیہ تجویز فرمائی ہے جس کے لحاظ سے پانسو درخواستوں کا جمع ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے تاہم بندہ پر جلد کی قیمت دو روپیہ دینے کو طیار ہے۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ایڈیٹر) اس طرح گویا آٹھ درخواستیں ہوجاتی ہیں۔ فاروق کا ہر آخری ماہ کا پرچہ دو روپیہ کے لئے ویلیو فرمادیا کریں چار ماہ میں آٹھ روپیہ وصول کرلیں۔"

(محمد ابوالحمید سب جج از پربھنی)

اللہ تعالےٰ ایسے مخلصین کو دین و دنیا کی عزت عطا فرمائے۔ مستر محا صاحب دہلوی اور مولوی صاحب دکھنی ہمیشہ ہر ایک فاروقی تحریک میں سبقت لیجایا کرتے ہیں اگر ناظرین فاروق اپنے اپنے دوستوں کے اس مفید تحریک میں امداد کے لئے محرک ہوں تو پانسو درخواستیں جلد پوری ہوجائینگی۔ دوستو! دیکھو یہ نہایت ضروری کتاب ہے جو آپکے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اسکی حفاظت میں آگے قدم بڑھاؤ اور ایک ایک روپیہ بھیجکر اس کام کو شروع کرنیمیں میرا ہاتھ بٹاؤ اور مفت کا ثواب نفع میں

نظم

(از جناب حافظ سلیم احمد خان صاحب اٹاوی)

خدا کے بندے نبی کی امت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں۔

ہمارے دل میں نبی کی عظمت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں
کریںگے اسلام کی اشاعت مخالفوں کی نہ جائیں گے گت
ہمیں ہے اسلام سے محبت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

چھڑائے عیسیٰ کو آسمان پر بنائے انکو خدا کا ہمسر
ہے دین احمد کی یہ امانت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

ہمیں ہیں مسلم ہمیں مواحد ہمیں ہیں مومن ہمیں ہیں عابد
ہیں دل سے ہم تابع شریعت۔ ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

مٹانا آساں نہیں ہمارا۔ محمد ہے پیشوا ہمارا
ہمارے دل میں ہے نور وحدت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

ہمیں ہیں مومن ہمیں ہے ایماں خدا کے مرسل کو ہم نے مانا
خدا کی ہم پر ہوئی عنایت۔ ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

ہمیں ہیں الحدیث سچے ہمیں ہیں القرآن سچے
ہمیں تو حنفی ہیں درحقیقت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

حدیث و قرآن ہیں لوز پڑھتے اور ان پہ دلسے عمل ہیں کرتے
خدا کی ہیجد ہے ہمپہ رحمت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

کبھی ہیں ملحد ہمیں بناتے کبھی ہیں مشرک ہمیں بتاتے
کبھی یہ کرتے ہیں ہمپہ لعنت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

ہمیں ستاتے ہیں تیرے بندے مخالفت میں ہوئے اندھے
الٰہی انکو تو کر ہدایت۔ ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

نہیں ہے محشر کا ہمکو کھٹکا خدا کے پیارے ہمارے آقا
کرینگے روز جزا شفاعت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

الٰہی بالخیر خاتمہ ہو زبانپہ تیرا ہی تذکرہ ہو
نبی کی زیارت ہو وقت رحلت ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصوف کے نام سے الحاد پھیلانیکی کوشش

گذشتہ سے پیوستہ

حجام فقیر بننے والی کی داڑھی مونچھیں بلکہ سر کے تمام جسم کے بال بلکہ پلکیں تک تراشکر اسکی صورت ایک شیطان جیسی بنا دیتا ہے بعد اسکے اول غسل دیتے ہیں اور چار غسل دیتے ہیں۔ شریعت۔ طریقت۔ حقیقت معرفت۔ یہ چار غسل علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اور ہر غسل پر نیا وضو کرایا جاتا ہے پھر چاروں غسلوں کے بعد اس سے الٹا وضو کرواتے ہیں یعنے اول پیر سے شروع کرکے ہاتھ پر ختم کرتے ہیں۔ ایک طرف ادنیٰ اور اچکاری کھانا پکاتے رہتے ہیں۔ ایک طرف فقرا دانا سرنگ بوزہ بستے رہتے ہیں اور ایک طرف نیا کپڑا لاکر اسکا لباس تراشتے رہتے ہیں اور ایک طرف گیرو کھولکر اسکا شملہ رنگتے رہتے ہیں کوئی میوہ دار درخت سے ایک ایسی لکڑی تراشتا ہے کہ جس کے انتہا پر چھوٹی چھوٹی پنج انگشتی دو شاخیں ہوں جس کو چھٹا کہتے ہیں کوئی اسکی ٹکر کے لئے چمار سے تسمہ کٹوا لاتا ہے اور یہ تمام کام اسکے غسل پورا ہونے تک سب پورے ہو جاتے ہیں بعدہٗ صرف اسکو ایک لنگوٹی پہنا دیتے ہیں اور اسکے پہلے کپڑے حجام لے لیتا ہے اور کوتوال اسکا کان پکڑ کر مرشد کے روبرو لیجاتا ہے اور اسکا لباس مرشد کے آگے بھنڈاری دھر دیتا ہے مرشد پہلے اسکو تسمہ دیتا ہے تو کوتوال اس سے کالتسمع[1] فیھا کالعنیہ پڑھوا کر بند ہوا تا ہے پھر مرشد لنگوٹا دیتا ہے۔ لنگوٹا ایک کپڑا تین ہاتھ کا ہوتا ہے۔ اسکا ایک پلہ سامنے سے تسمے میں ڈالتے ہیں اور دونوں پلوؤں میں دوسرا پلہ لیجاکر لنگوٹی پیچھے کی طرف سے کمر میں تسمہ کے اندر ٹھونس دیتے ہیں اور اس سے لن تنالوا البر[2] حتی تنفقوا مما تحبون پڑھواتے ہیں۔ بعدہٗ مرشد کفنہ دیتا ہے کفنہ کفن جیسا جو مردوں کو پہناتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے اس کفنہ کو پہنو۔ اُس سے اُنکے میت وانہم میتون پڑھواتے ہیں اور کفنہ کا سامنے کا پلہ کمر سے پیچھے اور پچھلا پلہ کمر سے لپیٹ کر سامنے کی طرف ملاکر اُسپر کمربستہ باندھتے ہیں اور کمربستہ بندھواتے وقت یجاہدون فی سبیل اللہ پڑھواتے ہیں۔ بعدہٗ اس سے شملہ بندھواتے ہیں اور شملہ بندھواتے وقت ثم استوی الی العرش پڑھواتے ہیں بعدہٗ اس کے کاندھے پر دوشاخہ لکڑی کا چھٹا رکھتے ہیں جس کے دوشاخے پر ایک چندگیر وہیں رنگ کر باندھتے ہیں جس کے دونوں سرے لٹکا دیتے ہیں وہ فقیر بننے والا اپنے سیدھے ہاتھ سے تھام لیتا ہے اور چھٹا سیدھے ہی کاندھے پر رکھتے ہیں وعصی ادم والی آیت پڑھاتے ہیں اور بعدہٗ نحن اقرب الیہ من حبل الورید پڑھوا کر گلے میں کنٹھا بندھواتے ہیں (ایک رشتہ میں چند موتے پتھروں کے منکے پروئے ہوتے ہیں جس کو کنٹھا کہتے ہیں) فقیر ہونیوالا پہلے ہی مرید شدہ ہوتا ہے اور فقیری کے پیشتر مرید ہونا فرض ہے کہتے ہیں خواہ کسی کا بھی مرید کیوں نہ ہو اسکے بعد پیر سقاھم ربھم شرابا طھورا پڑھوا کر وہی پانی میں شکر ملایا ہوا پیالہ پلاتے ہیں اور اسکے بعد یہ پڑھوا کر مرشد کو سجدہ کرواتے ہیں اور اسکو کلمہ برزخ کہتے ہیں ؎

برزخ ذات وصفات وشد ومد وتحت وفوق
عاشقاں را میثماد کل نفس ذوق وشوق

ہادی ہذا کن سینہ صفا کن مرشد عطا کن ہادی اللہ ہو پیر و مرشد و فقیر پاک ذات اللہ سیماھم فی وجوھم من اثر السجود اسکے بعد ایسا سجدہ کرتے ہیں کہ پہلے اسکی جھولی اور چھٹا کوتوال خود اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور وہ خالی ہوکر پہلے اکڑوں بیٹھکر اپنے دونوں مٹھیاں مرشد کے سامنے زمین پر ایسے رکھتا ہے کہ دونوں انگوٹھے اوپر کی طرف آویں۔ ان انگوٹھوں کو خود پر جھکا کر اپنی پیشانی ٹیکتا ہے اور بیٹھے بیٹھے ہی سر اٹھا کر تین بار سجدہ کرتا ہے اس سے فارغ ہونیکے بعد مرشد ایک نام بخشتا ہے کہ جس نام کے بعد شاہ آیا کرتا ہے اسکے بعد وہ فقیر بنا ہوا یہ کہتا ہے عشق اللہ و فقرا اللہ۔ تو مرشد کہتا ہے سدا رہ عشق جمال فقر اپنے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بالکے نے سلام کہا اور مرشد نے جواب سلام دیا اسکے بعد وہ نیا فقر بنا ہوا جس کو بالکا ہی کہتے ہیں پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اسکے پیچھے تمام جمع اللہ ہوتی ہے افسران جمع اللہ مرشد کے آس پاس ہوتے ہیں یعنے مرشد کے دائیں طرف سرگروہاں بہنڈاریاں اور بائیں طرف کوتوالاں وادنیاں اور جمع اللہ کے پیچھے اوبکاریاں اور مرشد کے پیچھے اسکے حاجی لوگ رہتے ہیں۔

اسکے بعد کوتوال بالکے کو وہ چھٹا جھولی دیدیتا ہے اور وہ بالکا حسب دستور چھٹا سیدھے کاندھے پر چھٹا رکھکر سیدھے ہاتھ سے تھام لیتا ہے اور جھولی بائیں ہاتھ میں لٹکا لیتا ہے اور بعضے مرشد چھٹا جھولی سجدہ کے بعد دیتے ہیں اور بعضے صرف چھٹا دیتے ہیں اور تیسرے روز جھولی دیتے ہیں اور ہر زمرہ میں ان کے عربی جملے پڑھنے میں بھی بہت کچھ اختلاف ہے ایسا کیوں ہے اسکا پھر انشاء اللہ پھر کبھی ذکر ہوگا۔ (باقی آئندہ)

[1] اللہ کو علم ہے [2] لاحول ولا قوۃ الا باللہ (نقل)

آریونکی تردید میں نادر کتابیں

آجکل برسات میں حشرات الارض کے ساتھ ہی آریہ سماج یعنے دیانندی فرقہ نے بھی پر وبال نکالنے شروع کر دئے ہیں اور دوبارہ کھچڑی کو ابال آنے لگا ہے۔ جابجا احمدیوں سے حمایتہ بحث مباحثے کرنے لگ گئے ہیں یہ شور و فغان محض دم توڑتے مریض کا سنبھالا ہے اسلئے احمدیوں کو بھی آریہ سماجی مریضوں کے آخری دم کا بھی علاج معالجہ کرنا چاہئے اسلئے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے مندرجہ ذیل چند نایاب نسخے آریوں کی شفایابی یا جانکنی سے نجات کے لئے بہم پہنچائے ہیں ہمارے علم دوست احمدی احباب

یا احمدیہ لائبریریان ان نسخوں کو ہم سے منگا کر آزمونجو استعمال کرانے کے لئے تیار رکھیں یہ نہایت نایاب اور مجرب نسخے ہیں جو پہر گرانی کاغذ کے زمانہ میں طبع ہونے محال ہیں جلد منگا لیں بہت کم نسخے دستیاب ہوسکیں گے

تحفہ آریہ سماج حصہ دوم عہ ۔ تحقیق الالہام ۲ ر اختیار الاسلام ۲ ر پیدائش عالم ۳ ر رسالہ گوشت خوری ۳ ر ویدک تعلیم کا نمونہ ۲ ر ویدک ایشور ۰ ر آریہ سماج کا بانی ۲ ر ویدکے ظہور میں فتور ۲ ر آریوں کی شدھیاں ۱ ر دیانند کا علم و عقل ۲ ر آریوں کی کرتوت ۸ ر تیغ صابریہ بر عقائد آریہ ۱۲ ر ویدی بطالت ۸ ر نیوگ کا نادل بہر کلجگی نیوگ ۲ ر ویدوں کی تعداد ۱ ر علاج آریہ سماج نظیم ۱ ر قدامت قربانی ۴ ر آریہ سماج میں جہاد ۲ ر آریہ سماج میں گنا ۲ ر آریہ سماج کا دہرمپال ۲ ر دہرمپال کا کچا چٹھا ۱ ر

مینیجر فاروق بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خزینہ فضل اکسیر جنین چشمہ حیات یعنے تریاقی گولیاں

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں ہمنے محض اللہ تعالے کے فضل سے بچی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرت حکیم الامۃ مولنا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کا وہ مجرب بنسخہ کمال محنت سے طیار کیا ہے جس سے کئی لڑکے محض اللہ تعالے کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں جو پیارے بچوں سے خالی تھے وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے اکھڑاہ کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے جنکی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دار البقاے لیتی تھی جنکے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا مردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے لیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور نا امید ہو چکے تھے محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص مراد پاگئے اور ہو رہے ہیں آپ بھی نا امید نہ ہوں خدا پر بھروسہ رکھو اور تریاقی گولیوں کو استعمال کراؤ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کرو اور موجد کے لئے دعا فرماویں قیمت بلحاظ محنت اور خوراک کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ سب فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولہ ۴ عہ

اصلی میرا اور میر یا سرمہ

تمام امراض چشم یعنے دھند جالا پڑنا دال کرے ضعف بصر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فیتولہ تین روپے (۳ ر)

المشتہر

نظام جان و عبد الرحمن کاغانی قادیان (گورداسپور)

شمائم حکیم اعظم حضرت حکیم الامۃ مولنا مولوی نور الدین صاحب کی مجرب تیار شدہ ادویات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اکسیر

بدن نحیف آنکھیں زرد چہرہ بے رونق جب ذرا بیٹھکر اٹھے تو آنکھوں کے آگے اندھیرا جم گیا جب ذرا دوڑے تو دم پھول گیا رنگت ایسی زرد گویا مردنی چھائی ہوئی ہے معدہ میں فتور غذا نہ تو ہضم ہوتی ہے نہ وقت پر رفع حاجت ۔ دائمی قبض کی شکایت ضعف دل ضعف دماغ ضعف جگر گویا تمام اعضائے رئیسہ کمزور جسم میں سستی و کاہلی کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا نہ کوئی کام سر انجام ہوتا ہے حب اکسیر کے چند ہی دنوں کے استعمال سے کمزوری کے مایوس العلاج مریضوں نے جو اپنے آپ کو زندہ در گور خیال کئے ہوئے تھے۔

تندرستی اور دوبارہ جوانی کا منہ دیکھ رہے ہیں قیمت ۸ ر

صحت کا بیمہ

آج ہمارا ملک طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہے اپنے ملک کی یہ قابل رحم حالت دیکھکر کئی دفعہ میرے دل پر ناقابل برداشت چوٹ لگی آخر اس ہمدردی سے مجبور ہوکر میں نے ارادہ کیا کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے طبی ٹریکٹ کا سلسلہ شروع کیا جائے جس میں کمال فصاحت اور صراحت سے مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے قواعد اور مختلف اقسام کی بیماریوں کی تحقیقات و نسخہ جات درج کئے جائیں جس پر عمل پیرا ہوکر میرے وطنی بھائی مختلف بیماریوں سے نجات حاصل کریں سالانہ چندہ پیشگی عہ نمونہ صرف ۲ ر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا

ملنے کا پتہ :- مینیجر رفیق حیات قادیان (پنجاب)

ملنے کا پتہ :- مینیجر رفیق حیات قادیان (پنجاب)